بسم اللہ الرحمن الرحیم

نابینا پر جماعت واجب ہے ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا نابینا شخص پر جماعت سے نماز ادا کرنا واجب ہے ؟

سائل : محمد علی رضا (متعلم جامعۃ المدینہ)

جواب

نابینا شخص پر نابینائی کے سبب جماعت سے نماز ادا کرنا واجب نہیں، اگرچہ کوئی ہاتھ پکڑ کر مسجد تک لے جانے والا بھی موجود ہو، لیکن عموماً نابینا افراد گلیوں، سڑکوں پر اپنی مخصوص چھڑی کے ساتھ چلتے پھرتے نظر آتے ہیں، لہذا جب معمول کی آمدورفت کرتے ہیں، تو نماز بھی مسجد میں باجماعت ادا کریں تو بہتر ہے کہ مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے بے شمار فضائل ہیں۔ صحابہ کرام اور تابعین میں کثیر نام ملتے ہیں کہ وہ نابینا ہونے کے باوجود مسجد میں باجماعت نماز ادا کیا کرتے تھے۔

باجماعت نماز کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : صلاة الجماعة تفضل صلاة الفذ بسبع وعشرين درجة۔ ترجمہ : جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ زائد فضیلت و عظمت رکھتی ہے۔ (صحیح البخاری، جلد 01، باب فضل صلاۃ الجماعۃ، صفحہ 131، مطبوعہ دار طوق النجاۃ، بیروت)

نابینا شخص پر جماعت واجب نہ ہونے کے متعلق امام کمال الدین ابنِ ہُمَام رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال : 861ھ/1456ء) لکھتے ہیں : والأعمى عند أبي حنيفة، والظاهر أنه اتفاق۔ ترجمہ : اور امام اعظم رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے نزدیک نابینا پر جماعت واجب نہیں اور ظاہر یہی ہے کہ یہ محض امام اعظم رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی رائے نہیں، بلکہ آئمہ ثلاثہ کا اتفاقی مسئلہ ہے۔ (فتح القدیر، جلد 01، صفحہ 345، مطبوعہ مصر)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال : 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں : اندھا، اگرچہ اندھے کے لیے کوئی ایسا ہو جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے (اس پر جماعت واجب نہیں)۔ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 583، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

نابینا مگر جماعت سے نماز ادا کرنے والے صحابہ :

(1) حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ : صحیح مسلم میں ہے : أتى النبي صلى الله عليه وسلم رجل أعمى فقال: يا رسول الله، إنه ليس لي قائد يقودني إلى المسجد، فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يرخص له فيصلي في بيته فرخص له. فلما ولى دعاه فقال: هل تسمع النداء بالصلاة؟ فقال: نعم. قال: فأجب۔ ترجمہ : نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک نابینا شخص حاضر ہوا اور عرض کی : یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس کوئی ایسا لانے والے شخص نہیں کہ جو مجھے مسجد تک لے آئے، چنانچہ اُس شخص

نے آپ سے گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت طلب کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اجازت مرحمت فرما دی۔ جب وہ جانے کے لیے مُڑا، تو آپ نے اسے دوبارہ بلایا اور پوچھا: کیا تم نماز کے لیے ہونے والی اذان کی آواز سنتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ فرمایا: تو پھر مسجد حاضر ہوا کرو۔ (صحیح المسلم، جلد2، صفحہ124، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی، بیروت)

چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے بعد آپ نابینا ہونے کے باوجود مسجد میں باجماعت نماز ادا کیا کرتے تھے اور محض مقتدی کی حیثیت سے نہیں، بلکہ ایک موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو بطورِ نائب مسجد نبوی کی امامت بھی سپرد فرمائی تھی، حالانکہ آپ نابینا تھے، چنانچہ ابوداؤد شریف میں ہے: ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم استخلف ابن ام مکتوم یؤم الناس وھو اعمی۔ ترجمہ: بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابنِ ام مکتوم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنا نائب مقرر فرمایا تاکہ وہ لوگوں کی امامت کریں، حالانکہ آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ نابینا تھے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب امامۃ الاعمیٰ، جلد1، صفحہ98، مطبوعہ لاھور)

(2) حضرت عِتبان بن مالک رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ: آپ محض خود باجماعت نہیں پڑھتے، بلکہ بطورِ امام دیگر کو پڑھایا کرتے تھے، چنانچہ "صحیح البخاری" میں ہے: أن عتبان بن مالك وهو من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ممن شهد بدرا من الأنصار: أنه أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله، قد أنكرت بصري، وأنا أصلي لقومي۔ ترجمہ: حضرت عتبان بن مالک رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان انصاری صحابہ میں سے تھے، جو جنگ بدر میں شریک ہوئے۔ آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! میری بینائی کمزور ہوگئی ہے (یا میں نابینا ہوچکا ہوں) اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں۔ (صحیح البخاری، جلد01، صفحہ92، مطبوعہ دار طوق النجاۃ، بیروت)

"انکار البصر" سے مراد نابینائی بھی ہے، جیسا کہ شارحِ بخاری علامہ عینی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بیان فرمایا۔ (عمدۃ القاری، جلد21، صفحہ46، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی، بیروت)

(3) حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہما: "المصنف لابن ابی شیبۃ" میں ہے: أمنا ابن عباس وهو أعمى۔ ترجمہ: ہمیں حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ نے امامت کروائی، حالانکہ آپ نابینا تھے۔ (المصنف لابنِ ابی شیبۃ، جلد04، صفحہ315، مطبوعہ مکتبۃ الرشد)

ان روایات سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام نابینائی کے باوجود جماعت میں شرکت کرتے یا بذاتِ خود امامت فرماتے، لہٰذا اگرچہ نابینا پر شرعاً جماعت واجب نہیں، لیکن حصولِ ثواب کی خاطر باجماعت نماز ادا کی جائے تو نہایت فضیلت کی بات ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9732

تاریخ اجراء: 22 رجب المرجب 1447ھ/12 جنوری 2026ء